خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 95

Track 1

Time 44:55

۱۔کیا عورتونکا قبرستان میجانا درست ہے اور مادی جسم کا روح سے کس طرح تعلق قائم ہے ؟

بسم اللہ ...

ا س میں کچھ لوگوں کو اطراف ہے کچھ لوگوں کو اطراف نہیں ہے تو لوگوں مردوں کو یا خواتین کو مزرات پر جا نا چا ہئے یا نہیں قبرستان میں مرد حضرات جا سکتے ہیں لیکن خواتین کو وہاں نہیں جا نا چا ہئے۔ خواتین کو وہاں کیوں نہیں جا نا چا ہئے؟ اس کی وجہ یہ بیان کی جا تی ہے جب خواتین قبرستان میں جا تی ہیں تو وہاں وہ مردوں کو ننگی نظر آتی ہیں۔بر حال یہ ایک اختلا ف ہے دو گروہوں آپس میں درگرستاں بھی ہو تے ہیں اس میں ایک گروہوں جو ہے وہ اس میں اتنی زیادہ اہم سمجھتا ہے اگر قبرستان میں وہ نہیں گئے یا مزرات پر انہوں نے حاضری نہیں دی نا اعوذ با اللہ ان کا اسلام کمزور ہو جا ئے گا۔ دوسرا گروہوں یہ کہتا ہے کہ مزار پر گئے وہاں جا کر کچھ دعا ما نگی تو ایمان خراب ہو جا ئے گا اسلام سے خارج ہو جا ئیں گے۔ اس سلسلے میں معروزات بھی ہو تے رہے بہت ساری کتابیں بھی لکھی گئیں اور ایک الگ الگ گروہوں بھی بن گئے اور اس گروہوں کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کو مسلمان بھی نہیں سمجھنے لگے ۔ آج میں یہ چا ہتا ہوں کہ اس سلسلے کی جوحالت ہے مذہبی مسئلہ بن گیا ہے اور علماء دین کا جواب دے سکتے ہیں لیکن ہم اس مسئلے کو آج انشا اللہ روحانی نقطہ نظر سے سمجھنے کی کوشش کر تے ہیں ۔آپ لوگوں نے اگر ذرا سی بھی تواجہ دی اور مسئلے کی نو عیت پر غور فکر میں میرا ساتھ دیا انشا اللہ یہ مسئلہ ا س طرح حل ہو جا ئے گا ۔کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں کم از کم ان کے ذہن تو صاف ہو جا ئیں گے۔ قبرستان میں جب آدمی چلا جا تا ہے تو اس کا مطلب ہے جو اس کا مادی جسم ہے یعنی جس طرح وہ مادی جسم میں زندہ تھا ،بولتا تھا ،کھا تا تھا، پیتا تھاوہ ختم ہو گا اور قبر کے اندر سے اس کی روح واقع ہو جا تی ہے۔ یہ بات صیحح ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم جو ہماری زندگی ہے موت سے پہلے کی زندگی ہے جیسے ہم سب لوگ بیٹھے ہیں یہ ہماری زندگی ہے ۔جب ہم اس کے وپر غور کر تے ہیں زندگی کا تجزیہ کر تے ہیں تو ہمارے سامنے یہ بات آتی ہے کہ کو ئی

Matter

یا مادیت کوئی معنی ہی نہیں رکھتے اب مثلاً جیسے ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں
اگر ہم سے یہ پوچھا جا ئے کہ بھئی کھا نا کو ن کھا تا ہے؟ تو آپ یہ کہیں گے کھانا
ہم کھا تے ہیں اس سے یہ پو چھا جا ئے آپ کھا نا کھا تے ہیں اگر آپ کے اندر سے
روح نکل جا ئے تو آپ کھا نا کھا ئیں گے تو کہیں گا ؟نہیں کھا سکتے مر گئے صاحب
وہ کھا نا تو نہیں کھا سکتے مر گئے توآپ کا نام کیا ہے ؟میرا نام شریف ہے ۔اگر
آپ کے اندر سے روح نکل جا ئے آپ بات کر سکتے ہیں؟اسی طرح سے ہم کسی
سے پو چھے صاحب آپ کا نام عبداللہ صاحب ہے ۔عبدا للہ صاحب آپ میری بات
سنتے ہیںا بجی سنتا ہوں۔ اچھا صاحب آپ کے اندر سے روح نکل جا ئے تو آپ
میری بات سنیں گے ؟ انہوں نے کہا نہیں صاحب نہیں سنے گے تو اس کا مطلب
ہے مادی کی حیثیت کچھ ہے ہی نہیں تو مادی وجود میں روح ہے تو ہماری
حیثیت ہے اور اگر ہمارے اس مادی وجود سے روح اپنا رشتہ توڑ لیتی ہے تو مادی
وجود کی کوئی حیثیت نہیں اب اس کو یہ کہیں گے صاحب کھا نا کون کھا تا ہے ؟
تو یا ملا ہم کہیں گے کھا نا ہماری روح کھا تی ہے ۔اورجب روح نہیں ہو تی کھا نا
نہیں کھا تے اب زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہیں کھا نا ہمیں روح کھلا تی ہے یا ہمارے
ذریعے روح کھا تی ہے ہمارے مادی جسم کے ذریعے روح ہمیں اس بات پر آمادہ
کر تی ہے ہم کھا نا کھا ئیں کیوں بھئی کیا کہیں گے اس لئے گار روح جسم کے اندر
ہے تو آدمی نہیمر تا سنتا کون ہے ؟بھئی کہا صاحب جی میں سنتا ہو ں کہا
تمہاری روح اگر نکال لی تو انہوںنے کہا تو اس کا مطلب یہ ہوا ہم دنیا میں جو
بھی کچھ کر رہے ہیں کھا نا کھا رہے ہیںسو رہے ہیں جا گ رہے ہیںرشتے دوارو
ں کی پہچان ہے مثلاً ایک آدمی مر گیاا ب اس کے سامنے اس کی ماں کھڑی تھی
کیا مردہ جسم اپنی بیٹی کو پہچان رہا ہے ۔انتہاء یہ کہ میاں بیوی کا رشتہ
جس کے قریب ہی کو ئی رشتہ نہیں ہے ایسا قریبی رشتہ جس میں بیوی میاں
کے اوپر اور میاں بیوی کے اوپر محروم ہو جا تے ہیں ۔کو ئی رشتہ ماں باپ بیٹی
کابھی ایسا رشتہ نہیں ہو تا جتنے رشتہ آپس میں میاں بیوی کے ہیں ہم نے
فرمایا لبا س...عربی آیت ...میاں بیوی کا رشتہ ایسا ہے کہ میاں بیوی کا لباس
ہو تی ہے اور شو ہر بیوی کا لباس ہو تے ہیں ۔یعنی پردہ ہی نہیں ہے محروم
ہے ایک دوسرے کے اب شوہر مر گیا بیوی کے لئے نامحروم ہے۔ بیوی مر گئی
شوہر کے لئے نا محروم ہو گئی اس لئے کہ جو روح کا ر شتہ تھا جسم کا اس نے
اس سے رشتہ توڑ لیا اور اب جو محروم کا تھا وہ نا محروم کا رشتہ ہو گیاجتنی
بھی آپ اس پر غور کریں گے ایک ہی بات آپ کی سمجھ میں آئے گی کہ مادی
وجود کی حیثیت اسی وقت تک ہے جب تک مادی وجود میں روح موجود ہو ۔
انسان مادی وجود میروح سے رشتہ منقطع کر لیا اور مادی وجود کی حیثیت ہے
وہ سنتا ہے، نہ وہ کھا تا ہے ،نہ وہ سو تا ہے ، نہ وہ جاگتا ہے ، اس کا مطلب یہ
ہوا روح بو لتی ہے، روح ہی سنتی ہے ،روح کی محسوس کر تی ہے اور روح کے
اندر تقاضے پیدا ہو تے ہیں اور روح کے ان تقاضوں کو ہم جسمانی طور پر اس
وقتپورا کر تے ہیں جب روح جسم سے وابسطہ ہو تی ہے۔ جب روح جسم کے

ساتھ وابسطہ ہو جا تی ہے ۔اب ایک آدمی مر گیا اب قبر میں کیا چیز رہی یہ
قبر میں کیا چیز ہے جسم تو گل گیا سڑ گیا تو قبر میں بات اتنی ہے کہ یہاں
مادی وجود کے ساتھ روح سن رہی ہے قبر میں مادی وجود کے بغیر ہی سن رہی
ہے تو ایک سننا یہ ہے کہ کان میں آپ آلہ لگا لیں ایک سننا یہ ہے کہ آپ

Normal

سنیں تو

Normal

سنا اچھا کام ہے یا آلہ لگا کر سننا تو جب آپ قبرمیں گئے وہاں جا کر کہا
السلام و علیکم یا اهل القبور...تو بھی کس نے سنا ؟روح نے سنا تو اب بھی یہاں
بھی روح راستہ بن رہی ہے قبر میں بھی راستہ بن رہی تو کیسا جا ئے کیسا نہ
جا ئے تو مطلب کیا ہے بھئی ...کہنا کیا چا ہتے ہو تو پھر رسول اللہﷺ کا ارشاد
ہے کہ السلام وعلیکم یا اهل القبور ...اے قبر میں رہنے والے بھا ئیوں اور بہنوں
السلام و علیکم ...رسول اللہﷺ کا ارشاد ہے وہ سنتے ہیں تو تمہیں جواب بھی
دیتے ہیں لیکن تم نہیں سنتے کیوں نہیں سنتے ؟اس لئے نہیں سنتے آپ مادی
وجود کو اہمیت دے رہے ہیں ۔روح کو اہمیت نہیں دے رہے لیکن جن لوگوں کو
اللہ تعالیٰ یہ علم سیکھا دیتا ہے وہ لوگ یہ جا نتے ہیں مادی وجود تو ایک اعلیٰ
کارہے اصل تو روح ہے وہ قبرستان جا کر ان سے باتیں بھی کر تے ہیں ان سے
سنتے بھی ہیں ہزاروں ہزاروں مثالیں ایسی ہیں کہ لوگ مدینہ منورہ گئے اور
رسول اللہﷺ کے دربار میں سلام عرض کیا اور حضور پاکﷺ نے نہ صرف یہ کہ
سلام کا جواب دیا بلکہ مصافحہ بھی کیا ایسی بزرگوں کی مثالیںوہاں لوگ
تشریف لے گئے بہت پابندی ہو گئی ہے انہوں نے سلام کیا اور رسول اللہﷺکا قبر
مبا رک سے ہاتھ با ہر نکلا اور مصافحہ کیا تو مقصد کیا ہوا کہ قبرستان میں جا
نا گناہ ہو گیا تو کیوں گناہ ہو گیا؟ بھئی اس کی بنیاد کیا بنی تو اگر قبرستان
میں جا نا گناہ ہے تو یہاں مادی وجود کو بغیر روح کے بات کر کے دیکھا ئے ؟مادی
وجود سے بغیر روح سے کچھ سناکر دیکھا ئے ؟تو یہ جو ایک خواہ نخواہ کا اختلافی
مسئلہ ہے اس کے پیچھے کچھ بھی نہیں ہے دو گروہوں آپس میں لڑ رہے ہیں
اپنی برتری ثابت کر نے کے لئے بات یہ ہے کہ جہاں بھی جو بھی کچھ ہے وہ روح
کے تابعہ ہے روح اگر ہے اب مثلاً پانی ہے پا نی کے اندر سے روح نکال لیں اس کا
وجود ہی ختم ہوجا ئے گا ،گیہوں ہیبر حال اس کے اندر بھی ایک روح ہے وہ
روح جس کو آپ انرجی کہتے ہیں وٹامن کہتے ہیںوہ نکال لیں بہ کار ہے سب
کچھ تو پہلہ تو آپ یہ طے کر یں روح سنتی ہے یا مادی وجود سنتا ہے اگر مادی
وجود سنتا ہے تو روح کے بغیر بھی سننا چا ہئے اب جب آدمی مر گیا مادی
وجودختم ہو گیا یا مادی وجود قبر میں چلہ گیاکچھ نہیں لینا تو جب آپ روح کو
پکا ریں گے تو وہ جواب دے گیء ۔یہی بات رسول اللہﷺ نے ارشاد فرما ئی ہے من
عرف نفسہ...کہ جس بندہ نے اس بات کو جان لیا اس بات کو سمجھ لیا کہ

مادیت جو عارضی اور فکشن ہے یعنی جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا میرا جو
مادی وجود ہے یہ کچھ نہیں ہے ایک واسطہ ہے روح نے بنا یا ہوا ہے روح نے ایک
پردہ ڈالاہو اہے اپنے اوپر من عرف نفسہ...کا مطلب یہ ہے کہ جس نے رو ح کے
اوپر سے اس پر دے کو ہٹا دیا اس نے اپنی ذات کو پہچان لیا روح کو پہچان
لیا ،اور جس نے اپنی روح کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا ،تو اس کے
بعد روح کے پہچانے کے بعد آدمی رب کو پہچان لیتا ہے تو بیچ کی چیزیں تو خواہ
مخواہ ہی اس کی پہچان میں آجاتی ہیں تو یہ ایک اخلاقی مسئلہ ہے اس میں
کچھ بھی نہیں ہے بعد ریپیٹ کہ جو لوگ یہ کہتے ہیںجا ئز ہے کچھ لوگ کہتے ہیں
نا جا ئز ہے جیسے کہ نکل ہے کو ئی آدمی کروڑو ں سال کی لا کھوں سال کی کو
ئی آدمی ایسا پیدا نہیں ہو ا جو مرا نہ ہو ،کو ئی آدمی ایسا پیدا نہیں ہوا جو
پرا نہ ہوا ہو ،کو ئی آدمی ایسا پیدا نہیں ہوا جس پر انحصاب بنا یا ہو ،کو ئی
آدمی تاریخ انسانی میں کروڑوں سال کی تاریخ میںکو ئی ایسا پیدا نہیں ہوا جو
بچہ ہی رہا ہو،کو ئی آدمی ایسا پیدا نہیں ہواجو لا کھوںسال جوان رہا ہو ا،اس
کا مطلب یہ ہے کہ یہ جسم جو ہے ایک طرف گھٹتا ہے ایک طرف بڑھتا ہے اب
اس گھٹنےبڑھنے لکے عمل کو ہم یوں کہیں کہ آج جب ہم پیدا ہوا جب ہم داخل
ہو ئے آج جو ہے آج کا وقت جب تک فنا نہیں ہو گاتو کل میں بچہ داخل نہیں ہو
گا اور جب کل فنا نہیں ہو گئی تو پرسو میں بچہ داخل نہیں ہو گا ،ایک سال کے
اوپر اگر فنا وردنہیں ہو گی تو وہ دوسرے سال میں داخل نہیں ہو گا تو مقصد
یہ ہے یہ جو مادی وجود ہے ،پیدا ہو ہ ہی اس کے فوراً بعد اس کے اوپر گھٹنے
اور بڑھنے کا عمل شروع ہو جا تا ہے۔گھٹنے سے مرا د فنا ہو نا بڑھنے سے مراد
پیدا ہو نا ہوتے ہو تے ایک بچہ ایک دن کا، دو دن کا،دس سال کا، پندرہ سال
کا ،اٹھارہ سال کا،بیس سال کا بیس سال کا جب بچہ ہوا س کا مطلب ہے اس
کے بیس سال فنا ہو گئے اگر بیس سال فنا نہیں ہو ئے گزر گئے اور اگر بیس سال
کی فنا ئیت نہیں ہو ئی تو بچپن میں کیوں نہیں رہا اب دیکھے نے بچپن میں اور
بیس سال میں یہ دیکھیں اب ہر آد می کو اپنا بچپن بھی یاد ہو تا ہے نہیں یاد ہو
تو اپنا بچوں کا بچپن تو سامنے ہے اب اٹھارہ سال تک آپ اپنا بچوں کا بچپن
دیکھیں تو اس کی پیدائش سے اٹھارہ سال کی عمر میں جب بچہ داخل ہو ا تو
اٹھا رہ سال اس کے فنا ہو گئے ،اٹھا رہ سال فنا ہو ئے تو انیسویں سال میں بچہ
پیدا ہوا ،اب جوانی کے اوپر فنا آگئی تو بوڑھا پا پیدا ہو گیا ،اب بوڑھا پے پر بھی
فنا آجا تا ہے تو مقصد یہ ہے کہ مادی وجود کی تعریف یہ ہے کہ مادی وجود اسے
کہتے ہیںپیدا ئش کے پہلے مرحلے سے دو سرے مر حلے میں اس وقت داخل ہو تا
ہے جب پہلے مرحلے والی چیز فنا ہو تی ہے یعنی مادی وجود پر موت وارد ہو
رہی ہے ہر وقت اور جب پوری طرح مادی وجود پر موت وارد ہو جا تی ہے ۔
اب اس کی صورت نہ وہ دسن سکتا ہے ،نہ وہ دیکھ سکتا ہے اب ایک آدمی مر
گیا اس کو آپ قبر میں دبا دیں بڑا انسانی احترام کا رشتہ ہے بڑا اچھا کیا آپ نے
وہ نہیں کہتا آپ نے کیوں دنا مجھے قبر میں اسی مر دہ لا ش کو آپ جلا دیں

جیسے ہندو جلا دیتے ہیوہ کبھی نہیں کہتا مجھے کیوں جلا رہے ہو ،مقصد یہ
ہواکہ مادی وجود کا کچھ کہنا، مادی وجود کا کچھ بولنا ،مادی وجود کا کچھ
محسوس کر نا اسی وقت تک ہے جب تک مادی وجود کو روح نے سہارا دیا ہوا
ہے یا روح مادی وجود کے اندر منتقل ہو تی ہے تو پہلی بات یہ ہوئی ہم جو
بیٹھے ہو ئے ہیں ہمارا مادی وجود بات نہیں کر تا ،ہمار ا مادی وجود کھا نا نہیں
کھا تا ،اگر ہمارا مادی وجود کھا نا کھا ئے تو مر نے کے بعد بھی وہ کھا نا کھا نا چا
ہئے اس پر غور کریں ذرا اس کا مطلب ہوا روح ہی بو لتی ہے روح کی کھا تی
ہے روح کی احساس کر تی ہے اب وہی روح پہلے مادی وجود کا پردہ بنا یا اپنے
لئے اب اسی لئے قبر کو اپنا پر دہ بنا لیا ما دی وجود کے ساتھ بھی روح سامنے
نہیں تھی اور قبر کے اندر بھی روح سامنے نہیں تھی مادی روح کی حرکت بھی
روح کے تا بعے تھی اور جب قبر میں رو ح تھی اس میں بھی روح کی اپنی حر کت
ظاہر تھی ہتو روح ہی سب کچھ ہے قبر میں جا کر روح کومخاطب کر تے اور
اس سے یہ کہتے ہیں اب ظاہری طور پر بھی کہتے ہیں ہمیں دس روپے دو تو
دس روپے کس نے دئے بھئی ...دس روپے کس نے دئے بتا ئو دس روپے کس نے دئیے
اگر ابا مر جا ئیں روح نکل جا ئے تو دس روپے اور یہی بات ہم روح سے کہ گے ابا
ہمیں دس روپے دو دس روپے دے دیکھے صاحب قبرستان جا نا شرک ہے یہ کر نا
شرک ہے دوسری بات یہ ہے کہ آپ کہ ابا ہیں آپ اپنے ابا دس روپے مانگ رہے
ہیں کس میں ما نگ رہے ہیں زندگی میں مانگ رہے ہیں نے اور ابا سے دس روپے
اس لئے مانگ رہے ہیں نا اعوذ با اللہ آپ ان کو خدا کو درجے دیتے ہیں ہیہ سرا
سر کفر ہے سراسر شرک ہے اب آپ قبرستان میں جا تے ہیں اس روح کے بارے
میں خدانخواستہ اس روح کے بارے میں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آپ کا یہ تصور
ہے روح خدا ہے تو وہاں بھی شرک ہے تو یہاں صورت یہ ہے کہ ابا جب مادی
وجود میں ہے جب تو آپ کہتے ہیں ابا دس روپے دو اور جب مادی وجود سے روح
برا ہ راست سے آخری تعلق ہے روح کا جب آپ اس سے کہتے ہیں دس روپے دو
تو یہ شرک ہے ہبات وہی ہے ہمارا جو ذہن ہے ہمارا جو شعور ہے وہ مادیت
سے تعافن سے اور حضور پاک ہنے کیوں فرمایا کہ قبرستان جائو وہاں وہاں جا
کر سلام کر و وہ لوگ تمہار ے سلام کا جواب دیتے ہیں ہکون سلام کا جواب دیتا
ہے مادی وجود سلام کا جوا ب دیتا ہے قبر کھو دیں گے تو کچھ بھی نہیں نکلے
کااگر آپ کچھ عرصے کے بعد قبر کھو دیں تو مادی وجود کا کو ئی حصے آپ کو
ملے گا ؟ہڈیاں ملتی ہیں کچھ عرصے بعد ہڈیاں بھی راگ بن جا تی ہیں تو جب
کار فرما ئی پوری طرح ہو تی ہے اب اس میں یہ کہنا کہ صاحب مادی روح کے
ساتھ ہے تو روح سنتی ہے روح بولتی ہے اگر روح مادی وجود چھوڑ کر قبرستان
میں چلی جا ئے تو روح نہ سنتی ہے نہ بولتی ہے ہیہ پرستش کے خلاف ہے بات
ہی غلط ہے ہاولیا ء اللہ کے بے شمار واقعات ایسے ہیں اچھا پھر روحانیت میں
آپ نے سنا ہوگا صلاحیت اس کو کہتے ہیں کشکوالقبور...آپ نے سناہوگا کشکو
القبور ...کا مطلب یہ ہے کچھ عمل ایسے ہو تے ہیں کچھ صلاحیت ایسی پیدا ہو

جا تی ہے۔ آدمی کے اندرجن کسی صاحب قبر کے پاس جا کر وہ بیٹھتا ہے۔ سلام کر
تا ہے۔ وہ کہتے ہیں وعلیکم السلام...سلا م کا جواب وہ سنتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے
اس کے اندر اور طاقت دے دی اس کو شعور کو تو وہ صاحب قبرسے با تیں بھی
کر تا ہے۔ میں آپ سے بہت پرانے قصے بیان کر و بپاپوش نگر تو ایک دفعہ نے ایک
صاحب قبرستان میں بہت جا کر تے تھے دل بہت چا ہتا تھا زیادہ تر میں جا تا تھا
مغرب کے بعد عصر مغرب سے پہلے یا مغرب کے بعد ایک جگہ قبرستان میں میں
گیا تو وہاں ایک چھوٹی سے خوبصورت جگہ بنا رکھی تھی اور اس میں پھول لگے
ہو ئے تھے موتیاکے ،چنبلی کے گلاب کے بہت ہی خوبصورت پھول اور بڑی خوشبو
تو مجھے وہ جگہ بہت اچھی لگی میں بیٹھ گیا درودشریف پڑھتا رہا اس کے بعد
وہ جگہ مجھے اتنی اچھی لگی کہ روز کا جا نا میرا معمول بن گیاہ وہاں میں
مراقبہ بھی کر تا تھا ۔اس زمانے میں ایسی صورت تھی آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئے
ایک دن مراقبہ کیا تو میاں کو صاحب قبر کو دیکھا بڑے اچھی طرح سے ان سے
بات چیت ہو ئی بڑے خوش ہو ئے بڑے تو انہوںنے میری بڑی خاطر کی او ر بڑی
اچھی طریقے سے ملے تو اندر سے میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ یہ تو بہت ہی
اچھا آدمی ہے۔ اس کے لئے دعا کرو اللہ نے ڈالی میں نے دعا کی دعا کر نے کے بعد
وہ او ر بھی خوش ہو ئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر برا فضل و انعام دیا میں
بڑا حیران پریشان یہ کیا ہوا میرے ارادے میں یہ بات تھی کہ میں نے کبھی سو چا
تھا میں تو وہ پھول اور خوشبو اس کی وجہ سے آدمی کو شوق اٹھتا ہے۔ کسی
کی لا لچ سے کسی کو پھولوں کا شوق ہو تا ہے۔ کسی کو کسی کا اسی شوق کی
بنیاد پر میں وہاں بیٹھتا ہوں ۔تو میں نے آکر قلند ربابااولیاء سے کہ حضور آج بڑی
میں حیران ہوں کہ کیا اس سے بات بھی ہو جا تی ہے۔ اور یہ بھی ہو جا تا ہے۔
وہ بھی ہو جا تا ہے۔ میں حیران پریشان کہ ٹھیک ہے۔ نہیں بھئی اس میں کیا بات
ہے۔ کہا صاحب کیا دیکھا کیوں دیکھا کیا مطلب ہوا اس کا انہوں نے فرما یا بھئی
بات یہ اچھا جی ایک آدمی ہے۔ او ر ان کے زوق میں یہ بات شامل کی مادی وجود
کے کراض سے بڑی محبت ہے۔ ایک تو فوکراز سے بڑی محبت کرتے ہیں ایک تو کھا
نا کھلا کر بڑا خوش ہو تے تھے یہ ان کی ہو بی تھی اِدھر سے پکڑ لئے لو گ اُدھر
سے پکڑ لئے لو گ کھا نا کھلا دیا بڑے خوش ہو تے تھے اللہ کی مخلوق کا کھا نا کھلا
تے اور فقیروں سے دوستی رکھی اللہ تعالیٰ نے اس انعام میں کہ وہ اللہ کی
مخلوق کا کھا نا کھلا تے تھے اور اس کے انعام میں اللہ کے دوستوں سے محبت کر
تے تھے ایک وسیلہ اور بہانا بنا دیاآپ کا وسیلہ کا م تو اللہ کو کر نا تھا وسیلہ آپ
بن گئے ان کا کام ختم ہو گیا اور صاحب بڑی عجیب با ت ہے۔ اسی دن سے دل
میرا نہیںچا ہا جا نے کو میں نہیں گیا ایسا معلوم ہو تا ہے۔ مجھے اسی کام سے
بھیجا گیا تھا کہ میں وہاں بیٹھو میرا بھی کام ہو گیا اور مجھے بھی تصدیق ہو
گئی اور اللہ میاں نے بھی مجھ سے دعا بھی کر وا دی میں کہا نکسی میری دعا
مزدورکام کر وا رہے ہیں اس قسم سے ہزار واقعات ہیں کہ لو گ قبرستان جا
تے ہیں وہاں بیٹھتے ہیں اپنے بزرگوں سے آبا و اجداد سے اپنے باپ سے اپنے دادا

سے اپنی والدہ سے اپنی اولاد سے ملتے ہیں با تیں کر تے ہیں اگر بات کر نا نہیں
کر نا آتا تو اس لئے پھر آپ ادھر ہی آجا ئیں کہ میں بات کر رہا ہوں ہمیں نے
آپکو ایک واقعہ سنا یا میری روح نکل جا ئے میں کیا  واقعہ سنا سکتا ہوں تو اس
کا مطلب ہے یہ واقعہ جو سنا رہا ہوں اب میں جو تقریر کر رہا ہوں یہ میری
روح کر رہی ہے تقریر سنے والے جو لو گ ہیں و ہ بھی ان کی روح سن رہی ہے
اگر ہم سب یہاں بیٹھے ہو ئے ہیں اگر ہمارے اوپر موت وارد ہو جا ئے تو کیا میں
تقریر کر سکتا ہوں؟ کیا آپ تقریر سن سکتے ہیں ؟بات یہ ہے کہ مادی وجود کی
کو ئی حیثیت نہیں ہوتی مادی وجود کو آپ ایک میڈسٹل کہہ لیںیا کان میں لگا نے
والا ایک آلہ سمجھ لیں تو اب جب ہم قبرستان جا تے ہیں تو اب بھی یہی صورت
ہو تی ہے اگر قبرستان ہم جا تے ہیں کسی مزار کے اوپر اگر ہم قبرستان جا تے
ہیں کسی عام قبر کے اوپر توصاحب قبر صاحب مزار اتنا بڑا ہے کہ نا اعوذ با اللہ
اللہ میاں بن جا ئے ہم جو کہہ گے وہ ہو جا ئے یا وہ جو یہ صاحب مزار کہہ گے
وہ ہو جا ئے گا ظاہر ہے اس میں شرک میں کفر میں کیا کلا م اسی صورت سے
کو ئی یہاں آپ کا بزرگ بیٹھا ہوا ہے کو ئی چیز ہے کچھ بھی ہے آپ اس کے بارے
میں یہ تصور کر تے ہیں کہ ظاہر ہے بس اباجی نے جو کہہ دیا وہ ہو گیا اب اس
کی ایک صورت یہ بھی ہے جو ابا جی نے کہہ دیا ابا جی نے اللہ سے دعا کی اور
اللہ نے پو ری کر دی ۔یہ کو ئی شرک کی بات ہے لیکن اگریہ کہہ گے کہ ابا جی
نے کہہ دیا کیونکہ اللہ کا کہنا ہو کیوں ہو گیا کس لئے ہو گیا اب کو ئی بھی
آدمی اس کو عقیدہ تو نہیں کہہ گا ہے ہمارے ایک بزرگ تھے چوہدری حمید صاحب
چاچا صاحب کی یہاں شریف لے گئے لا ہو ر میں کو ئی کاروبار انہوںنے کر نا تھا
انہوںنے کہا صاحب میں کا رو بار کر نا چا ہتا ہوں کر لو نہا ں کرو اللہ بر کت
دے دعا ہے میری انہوں نے جتنا بھی اس کا سر ما یہ تھا سب کا رو بار میں لگا دیا
اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بہت مفروض ہو گئے روٹیوں کے محتاج ہو گئے سب ہی
کچھ اس میں لگا دیا اس کے اس میں دادا صاحب  نے کہا تھا وہ دادا صاحب سے
نا راض ہو گئے انہوںنے کہا جی داداصاحب آپ نے سب ہماراپیسہ ضائع کر وا دیا
بھئی کیا ضرورت تھی آپ نے کہتے ہم کاروبار نہیں کر تے بھئی چوہدری صاحب
نے بالکل ہی آنا چھوڑ دیا بھئی وہ ناراض ہو گئے تو انہوںنے ہمارے داد اپیرصاحب
نے فر ما یا کہ آپ نے کہا کہ کاروبار ہو جا ئے گا اس نے سارا پیسہ لگا دیا وہ تو
با لکل ہی ختم ہو گیا سڑک پر آگیا ۔تو انہوں نے کہا دیکھو بھئی بات سنو ہم نے
کہا لیکن ہم نے اس بنیاد پر کہا ہمارا یہ تجربہ ہے ہم نے جب بھی کو ئی اللہ
تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے قبول کیا تو اس بنیاد
پر ہم نے کہا کہ بھئی تم کاروبار کر لو ہم اللہ سے د عا کریں گے بھئی میں نے تو
اللہ سے دعا کی میں داتا ہوں مجھے کچھ بھی کہہ میں خدا تو نہیں ہو ں مجھ
سے کو ئی آکر کہتا ہے صاحب میرا یہ کام کر دو میں کہتا ہوں ہاں ہو جا ئے گا
لیکن اس بنیاد پر میں کہتا ہوں کہ اللہ سے دعا کر تا ہوں اللہ میری دعا سن لیتا
ہے ۔اللہ میری دعا قبول کر لیتا ہے لیکن میں اللہ کو پابند تو نہیں کر تا یہ اللہ

کی مرضی ہے ہجب کہے اللہ سن لیتا ہے ایسا بھی ہو تا ہے انہوں نے فرما یا
ایسا بھی ہو تا ہے ایک آدمی میرے پاس آتا ہے میں اس کو تسلی کر کے بھیج دیتا
ہوں کہ اللہ بہتر کرے گا او ر میں بھول جا تا ہوں اللہ اس کا کام کر دیتا ہے
اسی بنیاد پر اس یقین پر کہ اللہ ٹھیک کر دے گا اب یہ اللہ کی مر ضی ہے جب
کہے اللہ سن لیتا ہے ایسا بھی ہو تا ہے انہوں نے فرمایا ایسا بھی ہو تا ہے
اوربہت سی دفعہ ایسا ہو تا ہے میں بہت چا ہتا ہوں بہت گڑ گڑا تا ہو ں بہت
رو تا ہوں لیکن ا س کا کام نہیں ہو تا اللہ نہیں قبول کر تے ہکو ئی پیغمبر
ہو ،کو ئی ولی ہو، کو ئی بھی ہو اس کی ساری دوڑیاں اللہ کے ہاتھ میں ہے
اب وہ تجر بہ کی بنیاد پر یہ بات کہتا ہے کہ صاحب آپ کا کام ہو گیا اب جیسے
اس کی سفارش وہ کہتا ہے وہ میرا دوست ہے اب کہا ٹھیک ہے کام آپ کا ہو
گیا اب میں اس سے آپ کی سفارش کر دیتا ہوں وہ کہتے ہیں صاحب اس میں
تو یہ قانون پشکیشی ہے ہیہ تو ہو ہی نہیں اگر یہ کام ہو گیا تو اس کی یہ
چیزیں غلط پڑ جا ئیں گی ہآپ نے کہا جی مجھ سے وعدہ بھی کر لیا میرا کام
بھی نہیں کیا تو بات یہ نہیں ہے بات یہ ہے کہ آپ کسی سے کیا کہہ رہے ہیں
اور کو ئی آدمی اپ کے لئے کیا کہہ رہا ہے یہ دیکھئے یہی حال زندگی میں بھی
ہے اور یہی حا مر نے کے بعد قبر میں بھی ہےہجتنے اولیا ء اللہ ہیں بزرگان ِدین
ہیں اپنی قبروں پر آرام فرما رہے ہیں اب ایک وہاں سے خط آیا ایک بڑی عجیب
بات آپ نے فرمائی بہت پرا نی بات ہے تیس سال پرانی ایک خط آیا کہ صاحب
سو اور وہاں جا ئیں آپ عبدا للہ شاہ غازی کے پاس اور وہاں جا کر میری
سفارش کر دیں او ر سو کا نوٹ ادھر خانے میں دے دو میں اس بندے کو نہیں جا
نتا کون تھا کیا تھا اور یہ آپ کو میرا کام کر نا ہے آپ مجھے نہیں جا نتے میں ؤپ
کو جا نتا ہوں بر حال یہ کرا چی میں جا کر کسی طرح پہنچا دینا اور میں چلا گیا
عبد اللہ شاہ غازی کے پاس اب جا کر میں بیٹھ گیا مرا قبہ کیا مراقبہ کے بعد وہ
خط بھی ساتھ لے گیا انہو ں نے جو لکھا تھا میں نے کہا صاحب فلا ح صاحب ہیں
انہو ںنے کہا میں نہیں جا نتا یہ خط بھیجا ہے سو رو پے بھیجے ہیں ہانہو ں نے
فرمایا کہ کریںہ جو خط ہے اس کے ہاتھ اپنی سفا رش کر دیں جی میں نے کہا
میری سفارش کا کیا مطلب یہ پرا نی بات ہے ابھی میں نے روحانیت میںقدم بھی
نہیں رکھا تھا اس وقت یہ دعوت آگئی میں ڈر گیا میں سنبھا لا کیا مطلب ہواآپ
کا کیا ہو گا آپ لکھ دیں یہ ٹھیک ہے میں نے اٹھا کر لیکھ دیا تمہا ری سفارش
پریہ کیفیت میری ختم ہو گئی سو روپیہ تھا وہ ہلا گلا کھا لیا ہو گئی مجھے پتا
بھی نہیں اس کا کام ہو ا یا نہیں ہو ا صاحب تین مہینے چار مہینے کے بعد ان
کاپھر خط آیا کہ آپ کا بہت شکر یہ آپ نے میرا خط پہنچا دیا میرا کام ہو گیا
اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر آپ اس بات کو دو ہرا ئیں میں یہ چا ہتا ہوں کہ
آپ کیت ذہن میں یہ بات پکی ہو جا ئے ہاب ہم سب ہیں ہمارے اندرسے روح
نکل جا ئے ہم کسی کی سفارش کر سکتے ہیں ہم سب بیٹھیں ہیں ہمارے اندر
سے روح نکل جا ئے عبداللہ شاہ غازی کی بات سن سکتے ہیں سمجھ سکتے

ہیں، قبول کر سکتے ہیں۔تو یہ جتنے بھی کھیل تماشے اس دنیا میں ہوں اس
دنیا میں آنے سے پہلے ہوں اس دنیا میں جا نے کے بعد ہو سب روحانی کھیل
تماشے ہیں یہ رو ح کا سارا حساب کتاب ہے روح کبھی گوشت پوست کا جسم بنا
لیتی ہے یہاں آنے سے پہلے وہ جسم اتار کر یہاں آجاتی ہے یہاں مٹی کے ذرات
سے جسم بن جا تا ہے مٹی سے بن جا تا ہے جب یہاں سے جا تی ہے جسم اتار کر
پھینک دیتی ہے وہاں جا کر مرنے کے بعد عالم اراف میں پیدا ہو کر نیا لبا س بنا
لیتی ہے روشنی کااچھا وہاں بھی وہ اسی طرح رہتی ہے وہاں بھی اسی طرح
گھر ہے اسی طرح کھا نا پینا ہے وہاں بھی اسی طرح کپڑے پہنتے ہیں وہاں بھی
اسی طرح تقریریں ہو وتی ہے وہاں بھی اسی طرح بیٹھتے ہیں اٹھتے ہیں لڑتے
ہیں جھگڑتے ہیں۔محبت کر تے ہیں بچے جو ہے مر جا تے ہیں جوان ہو تے ہیں
ان کی شا دیاں ہو تی ہیں اگر یہ روح صرف ان کی مادی وجود کے ساتھ ہی
سب کچھ ہو رہا ہے تویہ مر نے کے بعد بچے جوان کیوں ہو رہے ہیں چھوٹے بچے
جو پیدا ہو کر مر جا تے ہیں وہ جوان ہو تے ان کی شادی ہو تی ہے ۔اچھا روح
نے عالم اراف میں ایک لباس پہنا اور کچھ عرصے کے بعداتا را اور پھر حشر اور
نشر میںپہن لیا مادیت کا لباس وہ ہے نہی اجر کے دن آدمی کہے گا میں نے یہ کیا
،زبان کہے گی میں نے یہ کیا، آنکھ کہے گی میں نے یہ کیا ،اب اس کے بعد حشر
اور نشر کے بعد فیصلے ہو گیاا ب جنتی لوگ جنت میں چلے گئے ،اللہ تعالیٰ سب
کو اپنے حفظیمان میں رکھے اورجو دوزخی تھی وہ دوزخ میں چلے گئے ۔اب روح
نے جنت میں گئی تو جنت کا لباس اپنے اوپر ڈال لیا ،دو زخ میں دوزخ کا لباس پہن
لیا ۔تو جن وہ عالم بالا میں گئی جنت سے بھی بڑا مقام تو روح نے سارا جنت کا
لباس بھی ا تار کر پھینک دیا۔ اس کا لباس پہن لیا تو اس کا مطلب یہ ہو ا روح
جہاں بھی ہے جس حال میں بھی ہے برا ہ راست سامنے نہیں ہو تی لباس بنا
کر اپنے اوپر ڈال لیتی ہے اور اس لباس کے پیچھے رہے کر بات کر تی ہے ، اور اس
لباس کے پیچھے رہے کر سنتی ہے ، اور اس لباس کے پیچھے رہے کر بولتی ہے کھا
تی ہے پیتی ہے سوتی ہے ،جاگتی ہے ،چلتی ہے، پھرتی ہے ،پھرآپ اس بات کو
پھر غور کریں کہ ہم سب یہاں بیٹھے ہو ئے ہیں امبر میں ہم نے کھا نا کھا سکتے
ہیں نہ پی سکتے ہیں لیکن پھر ہمارے اندر روح آجا ئے تو ہم کھا نا بھی کھا رہے
ہیں پی بھی رہے ہیں ہمیں یہ بھی پتا ہے شام ہو رہی ہے سورج ڈوب رہا ہے
تو آپ لوگ کیا سمجھیں اصل چیز ہمارا میٹر ہے یا روح ہے۔میٹر کیا چیز ہے میٹر
جو ہے مادیت جو ہے روح میں روح ظاہر نہیں ہو تی برا ہ راست سامنے نہیں
آتی روح کا ایک قانون ہے کہ وہ پردے کے پیچھے اپنا روپ بدل کر رہتی ہے۔کسی
روپ میں آئے گی اب طو طا ہے تو آپ یہ سمجھتے ہیں طوطے میں روح نہیں ہے
اب روح نے۷ جب طوطے کا لباس پہنا تو اس کا نام طوطا ہو گیا ،اسی روح نے
جب کبوتر کا لباس پہنا اس کا نام کبوتر ہو گیا اوراسی روح نے جب انسان کا
لباس پہنا اس کا نام انسان ہو گیا ،اور جب طوطے کے جسم کو یعنی لباس کو
روح نے اتارپھینکا تو طوطے کی جگہ ایک مردہ ہو مردہ انسان ہو ،بکر ی مر دے

ہو، بھنس بھی ایک مر دے تو یہ ایک جتنا نظام ہے اللہ تعالیٰ کا اس نظام میں
ایک روح ہے اور روح کے لباس ہزاروں لباس کچھ لو گ کہتے ہیں کہ
ستر ہزار لباس روح کو ظاہر کر تے ہیں ۔ان لباس کی حیثیت اصل نہیں ہے
اصل حیثیت روح کی ہے ۔جب دنیا میں حیثیت روح کی ہے تو مر نے کے بعد میں ا
صل حیثیت روح کی ہے ۔اب قبرستا ن میں وہ کہتے ہیں صاحب خواتین اگر
قبرستان میں جا تی ہیں تو وہ ننگیاں نظر آتی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ
اگر مردہ آدمی کو زندہ آدمی ننگا نظر آتا ہے یہ کہنے کی بات ہے اگر آدمی
اطراف کرے تو جواب نہیں ہے اس کاکہ صاحب قبرستان میں تو عورتیں بھی
ہیں مر د بھی ہیں ۔ جب مر دے جسموں کوبلکہ جسم تو ہے ہی نہیں جسم تو
فنا ہو گیا مردہ جسم کو اگر عورتیں ننگی نظر آتی ہیں تو وہا ں جو عورتیں
قبرستان میں سو رہی ہیں ان کو مرد ننگے نظر آتے ہو نگے پھر تو قبرستان الگ
بنا ئو پردے کر و بھئی تو روح کا پردہ سے لیا توتعلق روح کا تو کو ئی لباس نہیں
ہو تا روح تو روح ہو تی ہے اللہ کا ایک حصہ ہے ونفخت فیہ...اللہ تعالیٰ نے
فرمایا میں نے تمہارا یہ لباس خلا ء سے بنا یا خلاء کچھ بھی نہیں ہے نہ اس میں
بولنے کی سکت ہے، نہ اس میںسوچنے کی سکت ہے ،نہ اس میں چلنے کی سکت
ہے ...عربی ...کہ ہم نے اس کوسڑھے ہو ئے گاڑے سے بنا یا اور بجری مٹی سے بنا
یا بجری مٹی کا مطلب خلا ء اب جب ہم نے سارے پتلے کو خلا ء سے بنا دیا تو ہم
نے اس کے اندر اپنی روح ڈال دی ونفخت فیہ...کہ ہم نے اپنی جا ن میں سے ایک
حصہ نکال کر اس کے اندر ڈال دیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب کو ئی آدمی بو
لتا ہے تو کون بولتا ہے؟... بھئی... روح کو ن ہے ؟اللہ بھجتا ہے اللہ بولتا ہے ۔
جب آدمی سنتا ہے اسی طرح روح سنتی ہے کون سنتا ہے ؟اللہ سنتا ہے ۔اسی
بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فر مایا تم میری بصارت سے بو لتے ہو ،تم
میری بصیرت سے سنتے ہو اور میرے فواد سے سوچتے ہو ،تم کچھ نہیں ہو الا انا
بکل شئی محیط...مادیت کوئی چیز نہیں ہے ہر چیز کو اللہ نے احاطہ کیا ہوا ہے
الا انا هو بکل شئی محیط...ایک دائرہ ہے جس کا نام اللہ ہے اس دائرے کے اندر
آپ موجود ہیجب تک دائرے ہیآپ موجود ہے دائرہ نہیں تو آپ نہیں تو روح کی
اہمیت کوآپ کسی بھی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے۔اب روح کی تعریف روح
کی صلاحیت کیا ہے اب آپ سو جا تے ہیں ہر آدمی سو تا ہے ہر آدمی خواب
بھی دیکھتا ہے و جب آپ خواب دیکھتے ہیں آپ کا مادی وجود سنتا ہے ،جب آپ
خواب میں کہیں سنتے ہیں تو آپ کا مادی وجود بو لتا ہے ،جب آپ خواب میں کھا
نا کھا تے ہیں تو آپ کا مادی وجود کھا نا کھا تا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ یہ بتا رہے ہیں کہ صلاحیت اس دنیا میں بھی موجود ہے جس طرح مر نے
کے بعدکھا تی ہے ،پیتی ہے ،صبر کرتی ہے ،پرواز کر تی ہے اسی طرح اس زندگی
میں بھی اسی طرح انسان اس صلاحیت کو تلاش کر لے جس صلاحیت سے وہ
خواب میں اٹھتا ہے ،خواب میں کھا تا ہے،خواب میں پیتاہے،خواب میں
لڑتاہے،خواب میں جھگڑتا ہے،خواب میں خوش ہو تاہے، تو وہ سو ئے بغیر بھی

روحانی پرواز دیکھ سکتا ہے ،روحانی بات سن سکتا ہے ،روحانی کام کھوج سکتا
ہے ،اب آپ  پھر غور کر یں کہ میں سو رہا ہوں آپ سو رہے ہیں آپ کے اندر
سے ایک آدمی نکلا لا ہور پہنچ گیا دتا دربار کے مزار پر قوالی ہو رہی ہے وہ بھی
سنی اس نے وہاں تبرک جو تقسیم ہوا وہ بھی لیا کھا یا بھی اس کا مزہ بھی
محسوس کیا خدا نخواستہ کہیں کسی کا بچہ بیمارہے وہاں پہنچ گیا وہاں جا کر
اس کا دیکھ بھی آیا اوردم بھی کر آگیا بھئی خواب تونظر آتے ہیں نہ آپ کو اس
خواب میں آپ کا مادی وجود مادی وجود حرکت کر تا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے
کہ یہ مادی وجودپر موت وارد نہ ہو تو یہ آپ کی اصلی روحانی صلاحیتوں کو
مادی وجود کے بغیر سن بھی سکتے ہونکھا بھی سکتے ہیں پی بھی سکتے ہیں ۔تو
جب آپ یہاں روح سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں تو مر نے کے بعد قبر میں جو
روح ہے اس سے کیوں نہیں رابطہ کر لیتے تو بات یہی ہے جب ہم مادیت کی
عینک لگا کر بات کر یں گے تو ہماری طرز فکر محدودہو تی ہے ا ور جب ہم
مادیت کی عینک اتار کر حیقیقت کی عینک سے دیکھیں گے توہمارے لئے بات صاف
ہے تو قبرستان میں ہوں بیداری میں ہوں جہاں بھی ہو ں آپ کا مادی وجود جو
ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اصل حیثیت جو ہے روح کی ہے جب تک روح
اس مادی وجود کو سنبھا لے ہو ئے ہے آپ کے اندر جذبات اور احساسات ہیں اور
جب مادی وجود کو روح چھوڑ دیتی ہے آپ کے اندر سے ہر قسم کے احساسات
ختم ہو جا تے ہیں ۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کر ے کہ ہم مادی حواس سے
باہر ہو کر بھی سوچیں مادی حواس سے آزاد ہو کر اللہ تعالیٰ کی نشا نیوں پر
غور کریں ۔اس بات کو بار باردوہرائیں تو جب ہم مر جا تے ہیں توکیوں نہیں
سوچتے مادی وجود تو موجود ہے کھا تے کیوں نہیں ما دی وجود تو موجود ہے
جباس پر غوروفکر کریں گے ۔اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے
حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام کی رحمت و نسبت سے انشا اللہ پھر ہمارے ذہن
میں بات سمجھ میں آئے گی ۔او ر یہ خواہ نخواہ کے اختلافی مسائل سے ہمارا
ذہن خراب ہو جا ئے گا ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 95

Track 2

Time

28:03

عرس کے کیا معنٰی ہیں اور یہ کیوں منا یا جا تا ہے ؟

ایک خاتون ہیں انہو ں نے بڑا طویل خط لکھا ہے شیخ وہ کہتے ہیں کہ صاحب
حضور قلندر بابااولیا ء کے عر س کے سلسلے میںپورے مراقبہ ہال کو سجا یا گیا
خواتین کی ہان کا کہنا یہ ہے کہ حضور قلندر بابااولیا ء کا وصال ہو گیا وہ اس
دنیا سے بیادہ ہو گئے پر دہ فرما لیااس کا ہم افسوس کر تے ہیں غم کر تے
ہیں ہاس کے برعکس مرا قبہ ہال میں بڑے چراغہ کیا گیا ،مرا قبہ ہال کو سجا
یا گیا ،تبرک تقسیم کئے گئے یہ حضور کے حوالے سے یہ جتنے بھی اراف ہو تے ہیں
ان کی کوئی مذہبی اور شعوری حیثیت تو نہیں ہے ہلیکن اس میں ایک بات
ضرور ہے کہ اولیا ء اللہ جو اس دنیا سے تشریف لے گئے وہ اپنے پیچھے کو ئی
نشانی چھوڑ کر جا تے ہیںہاور ان کا یہ مشن رسول اللہﷺ کی تعلیمات پر منبع
ہوتا ہے اور رسول اللہﷺ کی جو وراثت ہے اس وراثت کو کو پتا کر تے ہیں یہ
لوگ اور پھیلا تے ہیں ہیہ سالانہ کو تقریبات ہو تی ہیں درا صل یہ اس بات کی
خوشی ہو تی ہے اور اس بات کو بار بار دوہرا یا جا تا ہے کہ ایک بندہ اس دنیا
میں اکیلا آیا اور اس نے اللہ اور اللہ کی تعلیمات کو پھیلا یااور اس کے پیچھے جو
روراثت کا پیغام ہے دین ہے متعلق ہے وہ تکمیل ہو تا ہے ہانہو ں نے مشن میں
کیا کام کیا تو وہ اصل میں خوشی جو ہے اس مشن کی کامیابی کی ہو تی ہے
دو سرا یہ ہے کہ اس تقریب میں جیسے ہمارے یہاں آپ نے د یکھا ہوگا تقریباً
ساری دنیا سے لوگ اکھٹے ہو تے ہیں اور وہ دنیا کے چھوٹے بڑے شہروں کے بر
طانیہ سے،ہولینڈ سے، افریقہ سے ،یورپ سے ،انڈیا سے ،امریکہ سے تو یہ جو
اکھٹے اس لئے ہو تے ہیں کہ وہ اپنے جو بزرگ ہیں اس کی تعلیمات ہیں ان کا
جو مشن ہے اس مشن کی پیشکش کو ایک فائل بنا ئیں اس پر کتناکام کیا اور
پھر کتنی تر قی ہو ئی اور آئندہ کے لئے کیا عمل اختیار کیا جا تا جس کی بنیاد پر
اور لوگوں کی ترقی میں اب یہ آپ نے دیکھا ہو گا سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ
والسلام اس دنیا سے تشریف لے گئے تو عیدمیلاالنبی لوگ منا تے ہیں کہ بھئی کہ
رسول اللہﷺ کا اللہ تعالیٰ نے پیدا فر مایا ،اپنے سے منتخب کیا ،پھر اپنا دوست بنا
یا،اپنا محبوب بنایا اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام بھیجا اس سے مرا د
دراصل یہی ہے کہ اس بندے کی جواخلاق ہیں اوراس بندے نے جو تکلیفیں اٹھا
کراپنے مشن کو اگے بڑھا یا ہے اس کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا بندہ
عطا کیا کہ اس کے لئے ہم نے میلاد شریف کر وایا اس لئے کہ جتنے بھی بزرگان
اسلام ہیں ان کے لئے جو لوگ جمع ہو تے ہیں اس خوشی میں کہ ہمیں اللہ
تعالیٰ نے ایسا اپنا دوست عطا فرما دیا ہے کہ جس کی وجہ سے ہماری ذہنی
تربیت کو تربیت طرزفکر میں تبدیلی آئی اور اس سے ہمیں ایسا دوست مل گیاتو
یہ عرس کا لفظ ویسے بھی عرس کہتے ہیں آدمی یہ عرس کی یعنی ایک خوشی
ہو تی ہے اب یہ ہے کہ ہمارے بزرگ چلے گئیاور ہم ساری زندگی روتے پیٹتے رہے
کہاں چلے گئے ؟چلا توآدمی کہی بھی نہیں جا تا آپ نے سنا ہو گا آپ جا نتے مرنا
جو ہے اس کا انتقال کہا جا تا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتقال بالکل ایسی

ہی ہے ہماری ایک ولائت جیسے پاکستان میں ایک ولا ئت ایشیا یورپ
بریرصغیرہے یہاں سے آدمی منتقل ہوکر یورپ چلا جا ئے کسی اور ملک میں چلا
جا ئے اور وہاں اس کے لئے آسانیاں زیادہ ہوں تو ظاہر ہے یہ مر ناتو ناخوشی
کی بات ہو ئی مر نا توانسان کی زندگی کا حاصل ہے ۔انسان جب پیدا ہو تا ہے
پیدا ہو نے کے بعد شعور میں داخل ہو تا ہے شعور کی پہلی سڑھی سے ہی وہ
اس بات کی تیاری کر لیتا ہے مجھے اس دنیا میں عارضی طور پر رہنا ہے اوراس
دنیا سے دوسری دنیا میں منتقل ہونا ہے اور وہاں وہ اپنی زندگی کو یہاں کی
زندگی کا نہایت خوشیدہ بنا نا ہے ۔اور لوگ کہتے ہیں کہ صاحب آدمی مر گیادنیا
بڑھتی ہے اور بڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ آدمی یہاں کی دنیا سے وہاں کی دنیا کی
جو آسائشیں ہیں ان سے واقف ہو جا تا ہے اب میں یو ں کہوں کہ میری جو
معلومات ہیں میرے پیر ومر شد کی میری جو روحانیت سے واقفیت ہے سب سے
پہلی بات تو یہ ہے جس  طرح آدمی یہاں رہتے ہیں وہاںبھی رہتے ہیں ،جس
طرح یہاں گھر ہیں اسی طرح وہاں بھی گھر ہو تے ہیں ،جس طرح یہاں ہم
کھاتے پیتے ہیں، اسی طرح وہاں بھی ہم کھا تے پیتے ہیں ،جس طرح یہاں لباس
پہنتے ہیں اسی طرح وہاں بھی لباس پہنتے ہیں، لیکن بنیادی جو ضروریات ہیں
مثلاً ہوا کھا ناگھر یہ سب فری آسائشیں ہیں یہاں نہ بجلی کا بل ہے ،نہ
یہانگیس کا بل آتا ہے ، یہاں آپ کو اون جلا نا پڑھتا ہے ،پکی پکا ئی روٹی ملتی
ہے ،کھا تے ہیں گھر فری ملتا ہے تو اب اس دنیا کے مقابلے میں ایسی دنیا جہاں
آپ کو لکڑی جلا کر روٹی نہ پکا نی پڑھتی ہو ، جہاںآپ کو بینک سے لون لینا
ضروری نہیں ہے ،وہ ساری کائنات ایسی جگہ جا نا خوشی کی بات ہے یا غم کی
بات ہے ؟ کو ئی ایسی جگہ جہاں ہر چیز آپ کو مفت فراہم ہو رہی ہے ۔پھر
یہ بات کو ئی رشتے دار ناراض ہو جا ئے گا، یہ ناراض ہو جا ئے گا ،وہ ناراض ہو
جا ئے گا، بیوی ناراض ہو جائے گی ،شو ہرناراض ہو جا ئے گا ،بچے ناراض ہو جا
ئیں گے ۔یہ independent

آزاد زندگی ہے ۔تو اصل یہ جو ہم مر نے سے ڈرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ
اصل جو ہے وہ اس دنیا سے واقف نہیں ہیںحیرت ہے تو یہ جناب حضور علیہم
الصلوٰ ۃ والسلام کا واضع ارشاد ہے کہ مر نے سے پہلے مر نے کے بعد کی زندگی
کو دیکھ لو اور مر نے سے پہلے اپنی رو ح سے واقفیت حاصل کر لو ۔اسی طرح
سے قرآن پاک میں بھی کہ جو بندے بھی یہاںپیدا ہو گیاہے اس کو تو اتنی یقینی چیز
کہ جس سے فراز کسی بھی طرح ممکن نہ ہو اس سے ڈرنا کیا اور ڈرنے کا
مطلب تو آدمی تو سانپ سے ڈرتے ہیں ۔ سانپ سے ڈرنے کا مطلب یہ ہوا کہ
سانپ سے آپ خود کو بچا لیتے ہیں حفاظت کر تے ہیں آپ اتنی چھت پر گرنے سے
ڈرتے ہیں حفاظت کر تے ہیں چھت کو مضبوط بنا تے ہیں۔ اگر آدمی دیکھیں
چھت گر جا تی ہے فوراً با ہر آجا تے ہیں تو ڈر کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس سے
ڈرنے کی کو شش کر نے میں کامیاب ہو تے ہیں تو موت سے تو کو ئی بچ ہی
نہیں سکتا کو ئی بھی بڑے بڑے نمدود پیدا ہو ئے ہیں انہو ں نے خدائی کا دعویٰ کیا

شہنشاہ بڑے بڑے قانون پیدا ہو ئے اتنے امیر ان کی خزانوں کی چا بیاں چا لیس
گنی جا تی تھیں مر گئے کچھ بھی نہیں لیکر گئے اب دیکھئے شہنشاہ کی مثال آپ
کے سامنے ہے کیا لے گئے تو یہ میرا خیال ہے آپ مجھے سے سوال کیا کیا کہ
صاحب حضور قلندر باباولیا ء کے وصال پر ہمیں غمگین ہو نا چا ہئے تھا تو
غمگین کیوں ہو ں ؟یہ تو ایک یقینی صورت ہر ہر آدمی کے ساتھ پیش آنی ہے ہ
مطلب یہ ہے کہ ہم اس بات کی خوشی منا تے ہیںکہ ہمارے حضور قلندر باباولیا
ء اس مادی پر دے سے نکل کر ایک عالم حقیقت میں چلے گئےہےیہاں ٹائم اسپیس
کی پابندی نہیں ہےہ یہاں آپ اپنے گھر سے آئے بس میں بیٹھے سوزکی کی میں
بیٹھے گھنٹوں میں آپ یہاں مراقبہ ہال پہنچیں ہوہاں کو ئی ٹائم اسپیس کی
پابندی نہیں ارادے کی ساتھ زمین لپٹ جا تی ہےہ آپ یہاں سے کراچی جا نا چا
ہے تو ایک قدم یہاں ہے تو دوسرا قدم زمین میں اضافہ ہو گا ،پوری ٹائم اسپیس
کی اس دنیا میں آزادی ہےہپھر یہ جو اللہ کے بندے ہو تے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ
سے قربت حاصل ہو جا تی ہے او ر رسول اللہﷺ کے دربار میں حاضری نصیب ہو
جا تی ہے ہتو یہ جو مر ناجو ہے یہ افسوس کی بات نہیں ہو تی میں تو کہتا
ہوں ایک ایسی کیفیت پیدا ہو نا یہ ایک حقیقت ہے اس کا مطلب ہی ایک
حقیقت ہے رہا یہ کہ بھئی عر س کی تقریبات میں چراغ جلا نا ہے اب ظاہر ہے
جب دور دراز سے لو گ آتے ہیں تو ان کے لئے ایک اہتمام ہو تا ہے ،ان کے لئے
بستروں کا بھی اہتمام ہو گا ،کھا نے پینے کا بھی اہتمام ہو گا ،آسائش اور غذائی
کا بھی اہتمام ہو گا، اس دوران اگر تھوڑی سے روشنی بھی زیادہ ہو گئی
ضروری نہیں ہے میںہ نہیں کہتا کہ بہت ہی ضروری ہے بھئی... روشنی ہو
لیکن مہمانوں کے استقبال کے لئے مہمانوں کے خوشی کے لئے جیسے ہم جنوری
میں عرس ہو تا ہے تو اکتوبر سے تیاریاں شروع کر دیتے ہیں کہ بھئی ہمارے
مہمان آئے گے ہپچھلی دفعہ ہم نے فلاح فلاح چیزیں آرائش کی تھی وہ بڑے خوش
ہو ئے تھے اب کے ہمیں کیا کر نا ہے تو ہم زیادہ سے زیادہ پھول سجا تے
ہیں ،درختوں کو ہرطرح ٹھیک کر تے ہیں ان کے رہائش کا ن کے کھا نے کاان کے
پینے کا ان کے بستروں کا اہتمام کر تے ہیں تو اب یہ لوگ سوچ میں اور غم کر نے
بیٹھ جا ئیں تو کہاں مہمان آئیں گے کہاں ٹھہرے گے انہیں کو ن پوچھے گا ہتو یہ
جو سلسلہ وغیرہ جو ہیں یہ اس لئے نہیں چلا ئے جا تے کہ بھئی کوئی اس میں
حضور قلندر بابا اولیا ء کے خدا نخوستہ شان میں گستاخی ہے بلکہ ایک یہ ہے
اپنے مہمانوں کو خوش کر نے کے لئے اور حضور قلندر باباولیا ء کے ایصال ثواب
کے لئے اور اب دیکھئے نے جہاں مہمان آتے ہیں تو ہمارا جو عقیدہ ہے کہ پیغمبر
کے بعد پیغمبروں کی جو اولاد ہے صاحب واثت وہ بھی زندہ ہے روح کبھی مر تی
نہیں ہے روح مر تی نہیں ہے ہاب ظاہر ہے ان کی مہمان آئیں گے ان کی روح
بھی انہیں دیکھی گی اب جتنے ان کے مہمانوں کے لئے اہتمام کر یں گے وتنا ہی
حضور قلندر باباولیا ء کے روح کو پہنچے گا ہتو ا سلئے یہ سب چیزیں ہو تی ہیں
یا یہ کہ دس سال کا اہتمام ہو گا اسے اس کی کوئی شعوری حیثیت ہے یا قرآن

حدیث کے مطا بق اس کی کو ئی حیثیت ہے تو ا س سلسلے میں کو ئی ایسی بات
نہیں ہے کہ قرآن نے یہ کہا ہو دیکھئے قرآن میں ضرور ہے حدیث میں بھی ضرور
ہے کہ تمہارے بزرگ یہاں سے اس دنیا سے چلے گئے ان کے لئے ایصال ثواب کا
اہتمام کرو ۔کھا نے پکائو کھا نے پکا کر غریبوں کا کھلا ئو تاکہ وہ خوش رہے۔ اس
سے یہ پتا چلتا ہے اگر آدمی یہاں مرنے کامطلب فنا ہو جا نا ہے تو آپ خوراک
کیسے پہنچا رہے ہیں آپ کپڑے کس کے لئے بھیج رہے ہیں ،آپ قرآن خوانی کس
کے لئے کر رہے ہیں ،حضور پاک ﷺ کا ارشاد کہ اپنے بزرگوں کو یاد رکھو...عربی
آیت ...دعا کیا کرو اپنی والدین کی مغفرت کے لئے تو ا س کا مطلب یہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ دعا ئیں بھی سنتا ہے ۔جیسے ہی کو ئی اپنے بزرگوں ایصال ثواب کر
تے ہیں پہنچ جا تا ہے اس سے یہ ظاہر ہے کہ مر تا ورتا نہیں ہے مر نے کا
مطلب یہ ہے کہ یہ جو ہمارا گوشت پوست کا جسم ہے یہ قبر میں جا کر مٹی
ہو جا تا ہے اور روح نہ کبھی مر ی ہے نہ کبھی مر ے گی ۔رو ح کا ایک وقت ہے
جب اللہ تعالیٰ نے اس کو پیداکیا عالم ارواح میں عالم ارواح سے مختلف ذہن سے
گزرتی ہو ئی اس دنیا میں آئی ہے اور روح کی ضروریات اپنا ایک لباس بنا لیتی
ہے اور جیسے اس دنیا میں آئی عالم ناسوت میں توپھراس روح نے اپنے آپ کو
ظاہر کر نے کے لئے مادیت کا خول چڑھا لیا اپنے اوپر یا مادیت کا ایک لباس بنا کر
اس کا ظاہر کر دیا جب یہا ں سے آدمی مر اتو عالم اعراف میں روح نے
روشنیوں کا لباس بنا کر خود کو ظاہر کر دیا پھر عالم اعراف سے آدمی حشر و
نشر میں گیاتو وہاں حشر و نشر میں پھر مادی چیزیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
بھئی تم اسی طرح پھر زندہ کر دئے جا ئو گے پھر روح نے اس کو اپنا ایک لباس بنا
کر خود کو ظاہر کر دیا پھر روح جنت میں گئی وہاں اس نے نور سے اپنا لباس بنا
کر خود کو ظاہرکر دیا تو روح جو ہے روح برا ہ راست قانون کے تحت ہے ایک
قانون ہے روح کا روح جو اپنے آپ کو کسی نہ کسی لباس میں رکھتی ہے اب یہ
ہے کوئی بھی آدمی مر تا ورتا کچھ بھی نہیں ہے مر نے سے مر نے کا بھی آپ
تجربہ لیں تو ان سے روح امر ہو گئی ۔امر ہو گئی امر ہو نے کا مطلب ہے کہ
آدمی اس طرح زندہ ہو گیا جس طرح دوبارہ نہیں مر ے گا ۔عربی اعتبار سے
آپ انتقال کا لفظ دیں ۔اس مطلب یہ ہے کہ آدمی اس دنیا سے اس دنیا میں
منتقل ہو گیا اس کا کو ئی بھی کہ جب آدمی اس دنیا سے اس دنیا میں گیا تو وہ
فنا ہو گیا فنا کاجہاں لفظ آیا قرآن پاک میں تو فنا کا لفظ جو آیا وہ ہمارا یہ جو
لباس ہے مادیت کا ہم اس کا قبر میں دال دیتے ہیں یہ وہاں فنا ہو جا تا ہے فنا
ہو نے سے مراد یہ ہے کہ نسبت و نابود ہو جا تا ہے فنا ہو نے سے مراد یہ ہے کہ
یہ جو روح ہے مادیت سے اور میٹر سے مٹی کے ذرات سے عناصر سے جن عناصر
کا نام مٹی ہے ایک لباس بنایا جا تا ہے وہ لباس ٹوٹ کر بکھر کر دو بارہ مٹی
کے ذرات میں تبدیل ہو جا تا ہے ۔مٹی کے ذرات بن جا تا ہے تو فنا کچھ بھی نہیں
ہے اب ؤپ جب کہتے ہیں کہ جسمانی جو خدوخال ہیں ہاتھ، پیر، آنکھ،

ناک ،جگر یہ مٹی کے ذرات میں تبدیل ہو کر فنا ہو گیا کیا فنا ہو گیا ؟شکل و صورت اور نقش ونگار کے بعدکی

Dimension

اس کابھی مطلب یہی ہے کو ئی چیز فنا نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے آدم کو کھنکھاتی بجری مٹی سے بنایا اور اس کے اندر اپنی روح ڈال دی تو سوال یہ ہے کہ یہ آدم بالکل ا لگ ہے روح بالکل ال ہے پہلے آدم کا پتلا بنا یا ہاتھ آدم کا پتلا خلا ء سے بنایا ...عربی آیت ...اس کا مطلب یہ نہیں ہے ایک جن ؤگ سے بنا ہے تو آگ اس کو چھوئے آگ کی لُت لگے کی آپ جل جا ئیں گے مقصد یہ ہے کہ آدم کی جو مٹی ہے، اس میں پانی بھی ہے، ہوا بھی ہے، آگ بھی ہے لیکن اس کے دل میں جو عناصر مٹی کے جو عنا صر ہیں وہ عنا صرنہیں ہیںکہ جس میں اب آدمی کا اگر تجزیہ کیا جا تا ہے اس میں تمام ضروریات بھی ہو تی ہیں گھاس بھی ہو تا ہے مٹی بھی ہو تی ہے ہوا بھی ہو تی ہے شان بھی ہو تی ہے خمیر بھی ہو تا ہے عشق بھی ہو تا ہے اسی طرح ہم جنات کی تخلیق کا تجزیہ کر تے ہیں تو اس میں ہمیں گھاس کو رکھنے کی مقدار زیادہ نہیں ہو تی گھاس فاسفورس ہو تی ہے یہ ایک قسم کا ایسا عنصر ہے جو آگ سے قریب ترین ہو تا ہے اس لئے ہم اس کو آگ کا بنا ہوا کہتے ہیں جنات سے بنا یا ہوا تو جنات بھی جب مر تے ہیں وہ بھی قبرستان میں ایسی طرح انسانوں کی طرح دبا یا جا تا ہے اور وہ بھی ذرات سے بنا ئے ہو ئے عناصر میں منتقل ہو جا تے ہین جن سے ان کی تخلیق ہو ئی ہے تو یہ مر نے کی مر نے کے بعد افسوس کر نے کی یہ تو کسی بھی صورت سے بات سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ اس بات کا افسوس کر رہے ہیں کہ ہمارا بزرگ اچھی جگہ چلا گیا ہاب دیکھئے نہ ایک آدمی نیک ہے اللہ کا بندہ ہے اس نے اللہ کے قانون کی پابندی کی رسول اللہ ﷺ کے بنا ئے ہو ئے قوانین کا عمل کیا جب وہ اس دنیا میں مر ے گا جنت مہ ہی جا ئے گا نہ اب آپ افسوس کر رہے نہیںمیرا بزرگ جنت میں کیوں چلا گیا میں یہاں دوذخ میں ہوں تو وہ کیسے جنت میں چلے گیا اس بھی یہاں دوذخ میں رہنا تھا ہمو ت آپ یقین کر یں موت سے اچھی حالت اور موت سے بہترین زندگی دنیا میں کچھ نہیں ہے ہاللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے ہمارے اندر کی آنکھ کھولے تو ہم جتنے یہ بڑے بڑے اولیا ء اللہ ہیں اللہ کے نیک بندے ان سب کو موت کی تمنا ہے صحابہ اکرام کو آپ دیکھئے جتنے گئے ہیں وہ کیا کہتے ہیں جہادپر تو بڑھ چڑ ھ کر اس میں حصہ لیتے تھے جانے کی کوشش کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے یا اللہ ہمیں جہادوں سے شہادت عطا فرما کیوں کہ رسول اللہ ﷺ سامنے تھے اور صحابہ اکرام کی جوکی جو انواع تھی وہ نوری نبوت سے محروم تھی اس لئے ان کے اندر کی آنکھ کھولی ہو ئی تھی انہوں پتا تھا کہ جنت کے بعد کی بھی زندگی ہے ہمر نے سے کبھی نہیں ڈرنا مرنے تمنا رکھنی چا ہئے اس لئے کہ مر نا تو ایسا عمل ہے کہ جس میں انسان مادیت سے آزاد ہو جا تا ہے اس اصلی دنیا میں چلا جا تا ہے

جہاں ٹائم اسپیس کی محدودیت ختم ہوجا تی ہے اب آپ خواب د یکھتے تو
خواب میں بھی یہی بات ہو تی ہے کہ ہماراجو مادی جسم میں اس کی برا ہ
راست جوپٹری ہے یا برا ہ راست جو

Activities

ہیں وہ بہت ہے اندر سے کو ئی چیز یا کو ئی آدمی کو ئی آدمی اگر یہاں غیب
ہے جن وہ خواب دیکھے گا وہ یہی دیکھئے گا کہ غیب نکلا آسمانوں پر جا رہا ہے
وہ دیکھتا ہے کہ رسول اللہﷺ کہ معراج شریف سے مدینے کی محفل میں کھڑا ہے
اور الصلوٰۃ والسلام و علیک یا رسول اللہ کہہ رہا ہے ذرا تھوڑی کی حرکت ہو
ئی وہ پھر واپس آگیا مطلب یہ ہے کہ اگر زندہ ہی مادیت کی آنکھ کا رشتہ
عارضی طور پرمنقطع ہو جا ئے تو مر نے کے بعد کیوں کہ یہ مادی جسم رہتا ہی
نہیں ہے اس لئے انسان جو ہے بڑا خوش رہتا ہے میں تو کہتا ہوں ہم گناہ گار
لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو گناہوں سے برائیوں سے محفوظ رکھے اپنے
حفظیمان میں رکھے یہ بھی مر نے کے بعد اس لئے مر نے کے بعد جب کھنڈر ہے
کھنڈاروہ کیا کہتے ہیں کہا نے کا کمانے کا گھر سے بھی نجات مل گئی ،ٹائم
اسپیس سے بھی نجات مل گئی ،وما ادرک ما علین ...وما ادرک ماسجین ...اللہ
تعالیٰ فرماتے ہیں کتاب المرقوم ...تو یہ جو زندگی ہے یہ مادی زندگی ہے اس
کا اس کا ایک ایک لمحہ ایک ایک خیال سب کا سب بہ کار ہے یعنی ایک ویڈیو فلم
ہے اس ویڈیو فلم میں ہمارا اٹھنا، بیٹھنا ،کھا نا، پینا ،گا لی دینا ،کسی کو برا
کہنا ،نفرت کر نا،محبت کے ساتھ پیش آنا رسول اللہﷺ کے ارشاد اعلیٰ کے مطابق
تمام مسلمانوں کا بھا ئی سمجھنا اپنے بھا ئیوں کے کام آنا اللہ کی مخلوق کی
خدمت کر نا نماز پڑھنا ،روزہ رکھناہر چیزریکارڈ ہے بالکل اس طرح آپ یہاں ایک
کمرہ لگا دیں ویڈیوکمرہ آپ یہاں بیٹھے ہو ئے ہیں ہر چیز اس کے اندر آتی رہے
کی آپ ہاتھ ملا ئیںگے وہ بھی اس میں آجا ئے گا اب

Airport

جا تے ہیں وہاں کمرے لگے ہو ئے ہیں اس کے اندر یہ ہے کہ سیکورٹی کی جگہ
ہے جہاں کو ئی بھی آدمی کو ئی حرکت کر ے وہ ریکارڈ ہو کر وہاں اسکرین پر
جا تا ہے تو اسی صورت سے ہر انسان کے پاس دو کمرے ہیں جن کو کیا کہتے
ہیں کرا ماً کاتبین کہتے ہیں ایک دائیں طرف بیٹھا ہے ایک بائیں طرف بیٹھا ہے تو
وہ ہے تو فرشتے لیکن مثال کے طور پران کو کمرے سے تشویش کیا ہے کہ کسی
بات کو سمجھا نے کے لئے کو ئی بات ایسی ہو تی ہیں تو وہ دو فرشتے بیٹھے ہو
ئے ہیں تو ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیںفرشتے کے پاس دو کمرے ہیں وہ ہمیشہ ہو
تے ہیں کمرہ چلا رہے ہیںاس کی حفاظت کر رہے ہیں فمن یعمل مثقال ذرہ
خیرایرا...ومن یعمل مثقال ذرۃ شریرا...اگر خیر ذرہ برابر کی گئی ہے تو وہ بھی
ریکارڈ ہے اور اگر شر برابر کیا تو وہ بھی ریکارڈ ہے ہتو مر نے کے بعد جو تکلیف
مر نے کے بعد جو تکلیف ہے وہ یہ ہے کہ مر نے کے بعد انسان جو ہے وہ اپنی

ہاتھ سے بنا ئی ہو ئی فلم ہے مثلاً اگر اس نے کو ئی برا ئی کی تو اس کے ذہن
میں یہ ہے میں نے برا ئی کی اس کا ضمیر تو مرامت کر ے گا اور وہ فلم دیکھ
رہا ہے کہ میں نے برا ئی کی اور مجھے کو ئی فائدہ بھی نہیں پہنچا اگر اس نے
کو ئی بھلا ئی کی اس کا دل مطمئن ہو ا اوروہ فلم دیکھ رہا ہے میں نے کو ئی
اچھا کام کیا میرا دل مطمئن ہو گیا اور اللہ بھی خوش ہے اللہ کا رسول بھی
خوش ہے اور مجھے اجر ملے گا تو یہ جو چیزیں وہ دیکھ رہا ہے ان چیزوں کے
دیکھنے سے وہ یا تو غمگین ہو تا ہے پریشان یا پھر وہ خوش ہو تا ہے یہ الگ بات
ہو گئی کہ وہ خوش ہو تا ہے غمگین ہو تا ہے لیکن اعراف کی زندگی کا یہ جو
قانون ہے کھانے پینے کا معاشریت کا وہ سب جھوٹ ہے وہاں سب آرام سے رہتے
ہیں مثلاً گھنٹی بج جا تی ہے یہ میں نے جو گھنٹی یہاں لگا رکھی ہے نہ کھانے میں
بجتی ہے میں اعراف میں دیکھ کر آیا تھا میں نے بھی نکل کی ہو ئی ہے وہاں
بھی گھنٹی بج جا تی ہے سارے دور دراز سے لوگ آتے ہیں میں نے کہا یہاںبھی
گھنٹی لگا دوں۔اختتام